سوال

(885) رضاعت کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد اور چچا دو بھائی ہیں۔ میرے والد کے ہاں لڑکے اور چچا کے ہاں لڑکیاں ہیں۔ ایک مدت کے بعد میرے والد اور چچا کی والدہ فوت ہوگئی تو میرے دادا نے ایک اور عورت سے شادی کرلی۔ اس نے سات ماہ بعد ایک بچے کو جنم دیا مگر وہ جلد ہی فوت ہوگیا۔ پھر چالیس دنوں کے بعد میری والدہ نے ایک بچے کو جنم دیا، تو میرے دادا کی نئی بیوی اٹھی (اور اس نے مجھے دودھ پلایا)۔ میری والدہ کہتی ہیں کہ میں نے آٹھ بار دودھ پلایا مگر تو سیراب نہیں ہوا، کیونکہ میں اس وقت ایک سال اور آٹھ ماہ کا تھا۔ یہ فرمائیے کہ آیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹیوں میں سے کسی کے ساتھ شادی کرسکوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

"رضاعت" جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ ہے جو پانچ یا زیادہ بار ہو اور ابتدائی دو سال کے اندر اندر ہو اور "ایک بار" دودھ پینا جسے رضعہ کہتے ہیں وہ یوں ہے کہ بچہ ماں کی چھاتی اپنے منہ میں لے کر اس سے دودھ چوسنے لگے، پھر اپنی مرضی سے چھوڑے، تو یہ ایک بار اور ایک رضعہ ہے۔ اگر دوبارہ منہ میں لے کر چوسنے لگے تو یہ دوسری بار شمار ہوگی۔ لہذا آپ کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے چچا کی کسی بیٹی سے شادی کر سکیں۔ کیونکہ جب آپ نے اپنے دادا کی بیوی کا دودھ پیا ہے تو ان لڑکیوں کے رضاعی چچا بن گئے ہو۔ اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

حُرِّمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم وَبَناتُ الأَخِ وَبَناتُ الأُختِ وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ ... سورة النساء ۲۳

''تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں۔۔۔الی۔۔۔اور تمہاری دودھ کی بہنیں۔''

اور فرمایا:

وَالو‌ٰلِد‌ٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ لِمَن أَرادَ أَن يُتِمَّ الرَّضاعَةَ ... سورة البقرة ۲۳۳

''اور جو چاہے کہ اس کا بچہ پورا دودھ پیئے تو مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تحرم الرضاعۃ ماتحرم الولادۃ

"رضاعت وہ تمام رشتے حرام کر دیتی ہے جو ولادت (نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔"([1])

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''ابتدا میں جو قرآن نازل ہوا اس کے مطابق دس معلوم رضعات سے حرمت ثابت ہوتی تھی، پھر انہیں منسوخ کر کے پانچ معلوم رضعات کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو معاملہ اسی طرح تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات، حدیث:1452 وسنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لاتحرم المصۃ ولاالمصتان، حدیث:1150 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدرالذی یحرم الرضاعۃ، حدیث:3307۔)

---

[1] یہ حدیث جن الفاظ سے فتویٰ کے جواب میں یہاں ذکر کی گئی ہے بعینہ الفاظ تو مجھے نہیں ملے، البتہ یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ دیکھیے: صحیح بخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع، حدیث:2646 کتاب فرض الخمس، باب ماجاء فی بیوت ازواج النبی ﷺ ومانسب من البیوت الیھن، حدیث:3105 وصحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاع مایحرم من الولادۃ، حدیث:1444 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب مایحرم من الرضاع، حدیث:3305 وسنن الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء یحرم من الرضاع مایحرم من النسب، حدیث:1147۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 621

محدث فتویٰ